

Name :- Aifa Asghar
Roll NO :- 222509

Class :- 14th year
Subject :- Urdu

WT. 5

سوال نمبر 1

سبق کا عنوان :-

ادھر کوٹ

مصنف کا نام :-

غلام عباس

خلاصہ

چینوری کی ایک شام کو ایک خوش بوش لوش نوجوان دیوسن روڈ سے ٹرڈ کر مال روڈ پر پہنچا اور جیپنگ کر اس کی طرف مٹر لکشت کرتے بیوٹے چلتے تھا۔ وہ بڑا فیشن ایبل دکھائی دے رہا تھا۔ جسم پر بادلہ رنگ کا ادھر کوٹ، سر پر سنر فیلٹ پیٹ، گردن کے گرد سیک کا سفید گلوبنر لیٹا بیوا، ایک ناگہ ادھر کوٹ کی جیب میں دوسرے بین جھوٹی سی جھڑی تھا جسے اپنے آپ میں ملن چلتا جا رہا تھا اس وقت سڑی خاصی شدید تھی ملن اس نوجوان پر اس کا کوئی اثر محسوس نہیں ہو رہا تھا بلکہ اس

کی طبیعت کی حیوانی میں اضافہ ہوتا چلا
تھا۔ چلتے چلتے اس نے رومال نکال کر
سری ٹفاسٹو سے ایسا تھو صاف کیا اور
قریب ہی کھاس پر ٹھیلنے والے بچوں کی
دیکھنے لگا جس پر تھوڑی دیر بعد وہ بچے
شیشے ٹھیلے وہاں سے چلے گئے۔

مال روڑ پر اس وقت گارڈیوں
ساتھ لوگوں اور پیرل چلتے والوں کی خاصی
جمشٹ تھی۔ آٹے جاتے والوں میں سرگرم
اور یہ طبقے لوگ شامل تھے جن میں
تاج، سرکاری افسر، لڈر، فن کار، بچوں
کے طالب علم، عیالات، سرسین، اخباروں
کے غائبانے، دفتروں کے پائو بیازہ، نر
لوگ اور لوگ چمکے ہوئے تھے۔ سدر
تو جوانوں نے جو اور لوگ پہنچا ہوا تھا۔
اس کا بیڑا رخصت پرانا تھا ملر خوب
بڑھیا تھا وہ کسی مائپر درزی کا سہرا ہوا
تھا۔ سلور نام کو نہیں تھی نوجوان
اس میں بہت امگن۔ معلوم ہوتا تھا یہ
نوجوان سٹنٹ کے ایئر بیچ پر بیٹھ گیا
اور آٹے جانے والوں کو دیکھنے لگا۔ اپنی بی
تھی اس کے قریب آئی تھی وہ بید سے اس
کی تھوڑی سی بات بھیجی تھی۔ وہ بید سے اس
پان سلورٹ لیا اور آٹے سے اس کے
سپریم کے کتے لگاتے لگاتے لگا۔ پھر
لوڑی سہتاتے کے اور وہ آٹے تھوڑی دیر
اب دھیر دھیر مال روڑ کی پیرری پر

پہلے کی طرح مشرکیت پر نہ لگا۔ ایک ہوٹل میں
نرسز ایچ رہا تھا۔ ہوٹل کے باہر بہت سے
مفلوک الحال لوگ حسرت سے اندر دیکھ
رہے تھے۔ وہ بھی رکا اور آگے بڑھ گیا۔
وہاں سے وہ ایک بک سیٹل اور قلابین

فروش کے پاس رکا۔ شام سے کوئی چھ گھنٹہ پہلے
طرح متوجہ نہیں ہو سکا تھا۔ اب وہ بالی کورڈ
کے سامنے سڑک پر رکا تھا کہ جیسے سے

ایسٹوں سے پھری تیز رفتار لاری آئی اور اسے
کھینچے ہوئے نکل گئی۔ نوجوان سڑک پر رچی
حالت میں ٹرینے لگا۔ لوگ جمع کیونکے اور
سڑک پر سے گزرنے والے انیسٹر کی مدد سے

نوجوان کو ایک کار میں ڈال کر میو سیٹل
منتقل کیا۔ اسے آپریشن روم میں لے جایا گیا
جہاں ایک ڈاکٹر مسٹر خان اور دوسرے مس

شہناز اور مس گل موجود تھیں۔ یاد دہی اور
اور کوٹ اٹھی۔ اس کے جسم پر تھا۔ اس
کی دونوں ٹانگیں بری طرح بھلی گئی تھیں اور
بڑی مقدار میں خون بہہ چکا تھا۔

آپریشن روم میں جب اس کا لباس اتارا

جاریا تھا تو جوں ہی گلو بینڈ اتر کر ہیں حیران
ہو گئیں کیوں کہ نوجوان ٹیض سے محروم تھا
اور کوٹ کے نیچے ایک پھٹا پیرانا سویٹر اور
خستہ حال پٹیاں تھیں۔ پتلون بھی انتہائی

پیرائی اور گھسی ہوئی تھی۔ جسے بدلنے کی
جگہ ایک پیرائی تپائی سے بانڈھا گیا
تھا۔ پاؤں میں ایک جیسی جرابیں نہ

نہ تھی اور اتنی (تھی) جیسی یہاں تھیں کہ
نوجوان کی میلی ایڑیاں نظر آرہی تھیں
نوجوان دم توڑ دیکھا تھا۔ نوجوان کی
چسپوں سے نکلتا زوہال، آدھا بدلہ
ڈائری اور اشتہار پر آمد ہوئے۔ افسوس کہ
پیر کی چھتری جو حادثے میں کم ہو گئی تھی،
اس فہرست میں شامل نہ تھی۔